REGD NO L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ فی پرچہ ۱؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳	۲۲ امان ۱۳۲۸ ہش	۲۲ مارچ ۱۹۴۹ء	نمبر ۶۷

262

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ مارچ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

—— حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں:۔

آئندہ پانچ سال میں مغربی پنجاب میں بارہ سو نئے سکول کھولے جائیں گے

اپریل سنہ ۱۹۵۰ء سے نئے پانچ سالہ پروگرام پر عمل شروع ہو جائے گا

لاہور ۲۱ مارچ:۔ مفت اور ضروری ابتدائی تعلیم کی ترویج کے لئے موزوں جگہوں کے انتخابات کے سلسلہ میں مغربی پنجاب میں جلد سروے کیا جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ استادوں کی مناسب تعداد کی ٹریننگ کے لئے نارمل سکول کھولے جائیں گے۔ ان انتظامات کی تکمیل پر صوبہ میں اپریل ۱۹۵۰ء میں مفت اور ضروری ابتدائی تعلیم کا پنج سالہ پروگرام جاری کیا جائے گا۔

اس پروگرام کے مطابق ۱۲۰۰ سو نئے سکول کھولے جائیں گے۔ ان میں ۸۰۰ لڑکوں اور ۴۰۰ لڑکیوں کے سکول ہوں گے۔ کفایت شعاری کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ترکی کی مثال پر عمل کیا جائے گا۔ جہاں متعلقہ گاؤں کے باشندوں نے کافی تعداد میں مکانات مفت مہیا کئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح محکمہ تعلیم بھی متعلقہ دیہاتیوں کو رغبت دلائے گا۔ کہ یا تو وہ مکان دیں یا اس کے بجائے اس کی لاگت دیں۔ اس سکیم کے تحت موجودہ سکولوں کے عملہ میں اضافہ کی غرض سے ۹۰۰ زائد اساتذہ کو مقرر کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ پنجسالہ پروگرام کے مطابق ہر سال ۱۸۰ استاد مقرر کئے جائیں گے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ نئے پرائمری سکولوں کے لئے ۱۹۰۰ ٹیچر اور ۹۰۰ ٹیچرس درکار ہوں گی:۔

اتحادی قوموں کی سب کمیٹی کشمیری مہاجرین کیمپ میں

سیالکوٹ ۲۱ مارچ:۔ اتحادی قوموں کی سب کمیٹی نے جو حکومت آزاد کشمیر کے انتظامی مسئلوں کا مطالعہ کر رہی ہے آج سیالکوٹ میں کشمیری مہاجرین کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ کمیٹی کے ممبران بعد میں جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے لیڈروں سے بھی گئے اور کانفرنس کے لیڈروں سے رسمی بات چیت کی۔ چوہدری غلام عباس نے کمیٹی پر یہ واضح کیا۔ کہ حکومت ہند سے اس بارے میں پوری طرح اطمینان حاصل کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا وہ آزاد اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے سابقہ وعدوں پر کاربند رہے گی یا نہیں۔ کمیٹی نے مہاجرین کی زندگی کے ہر پہلو کا بغور مطالعہ کیا۔ سینکڑوں مہاجرین عورتوں نے جن کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے۔ کمیٹی کو اپنی داستان غم سنائی۔

والٹن کیمپ کے مہاجرین جلد سے جلد اپنی امانتیں واپس منگوا لیں

لاہور ۲۱ مارچ:۔ گذشتہ دنوں والٹن کیمپ کے مہاجرین نے کیمپ سٹاف کے پاس اپنے زیورات وغیرہ امانت کے طور پر رکھوا دیئے تھے حکومت چاہتی ہے کہ یہ زیورات وغیرہ مالکوں کو واپس لوٹا دیئے جائیں۔ لیکن چونکہ کیمپ بند ہو چکا ہے۔ اور مہاجرین کے موجودہ پتوں سے تفصیلی طور پر واقفیت نہیں ہے۔ اس لئے حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ان زیورات کے اصل مالک اپنی چیزیں جلد سے جلد حکومت سے واپس منگوا لیں:۔

اٹلی کے کمیونسٹوں کیلئے اسلحہ کی فراہمی

روم ۲۱ مارچ:۔ اٹلی کے شمالی علاقے میں رات کے وقت جب سے نامعلوم قسم کے ہوائی جہاز اڑتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اس وقت سے اس سلسلے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ایک افواہ یہ گرم ہے کہ یہ ہوائی جہاز اٹلی کے کمیونسٹوں کیلئے خفیہ طور پر بیرونی ممالک سے اسلحہ لا رہے ہیں کیونکہ پولیس نے مختلف چھاپوں کے دوران میں ان کے سابقہ اسلحہ خانوں پر قبضہ کر لیا ہے (استار)

کشمیر کے عوام جائیداد نہیں ہیں کہ انہیں تقسیم کیا جا سکے

دنیا کی تمام قوموں نے ان کا حق تسلیم کر لیا ہے!

جہلم ۲۱ مارچ:۔ حکومت پاکستان کے وزیر بے محکمہ مشتاق احمد گورمانی نے آج جہلم کے پاس کشمیری مہاجرین کے کالا کیمپ کا معائنہ کیا۔ مہاجرین سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو مصائب آپ لوگوں نے برداشت کئے ہیں۔ اور حصول آزادی کی خاطر جو قربانیاں آپ نے دی ہیں وہ رائیگاں ہرگز نہیں جائیں گی۔ آپ کی قربانیاں بار آور ہو چکی ہیں۔ دنیا کی تمام قوموں نے آپ کا یہ حق تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اپنے مستقبل کے فیصلے کا صرف اور صرف آپ کو ہی حق پہنچتا ہے۔ اور خود ہندوستان کو بھی آپ کا یہ حق تسلیم کرنا پڑا ہے۔ میں آپ کو بروقت خبردار کرتا ہوں۔ کہ آپ کو غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ آپ کی فطری امنگوں اور خوشحالی کا دارومدار اس بات پر ہے۔ کہ آپ اپنے اس مقدس حق کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ جسے آپ نے عظیم الشان قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کشمیر کی تقسیم کا خیال بے بنیاد اور انسانی قدروں کے بالکل منافی ہے۔ کشمیر کے عوام جائیداد نہیں ہیں۔ کہ انہیں تقسیم کیا جا سکے۔ وہ ہمارا اپنا گوشت پوست ہیں۔ اور ہم تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ انہیں ان کا یہ حق دلوا کر رہیں گے کہ وہ اپنے مستقبل کا پوری آزادی سے فیصلہ کریں۔

تار و ڈاک کے ملازمین کے لئے ٹلغرافی ٹریننگ کا مرکز

لاہور ۲۱ مارچ:۔ پاکستان کے تار و ڈاک کے ملازمین کے لئے ٹلغرافی ٹریننگ کا کورس کھولنے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ تربیت کا یہ سنٹر لاہور میں قائم کیا جائیگا۔ مسٹر ایم ایم خطیب ڈویژنل انجنیئر محکمہ تار لاہور کو اس سنٹر کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ اور باقی عملہ کا انتخاب بھی عمل میں آگیا ہے۔ سنٹر کے لئے ضروری سامان پہنچ رہا ہے اور توقع ہے کہ یہ دو مہینہ کے اندر اندر کام کرنا شروع کر دیگا۔ ایسے صرف دو ہی مراکز ہندوستان میں موجود تھے جو تقسیم کے بعد پاکستان کے حصہ میں نہیں آئے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان واہ کیمپ میں

راولپنڈی ۲۱ مارچ۔ آج حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کشمیری مہاجرین کے کیمپوں کا معائنہ کیا۔ آپ واہ کیمپ تشریف لے گئے۔ اور کیمپ کے دکشاپ ہسپتال اور تفریح گاہیں دیکھیں۔ کیمپ کے معائنہ سے فارغ ہو کر وزیر خارجہ ایبٹ آباد روانہ ہو گئے۔

شاہ عبداللہ کی برطانیہ سے فوجی امداد کی درخواست!

عمان ۲۱ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے برطانیہ سے سرکاری طور پر فوجی امداد حاصل کرنے کی درخواست کی ہے یہ امداد یہودی ملوں کے خلاف حفاظتی اقدامات کے پیش نظر طلب کی گئی ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ عمان کے برطانوی سفارتخانے نے یہ درخواست لندن بھیجدی ہے۔ نیز اس بات کا انکشاف کیا ہے۔ کہ برطانیہ کی لیبر حکومت شاہ عبداللہ کو اس مطالبہ میں بالکل حق بجانب سمجھتی ہے۔ اور انہیں امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

بلوچستان کے لئے ۳۰ ہزار من چاول

کوئٹہ ۲۱ مارچ:۔ بلوچستان کے زراعتی محکمہ نے سندھ سے تینتس ہزار من اچھے قسم کے چاول کا بیج حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ چاول اس لئے درآمد کیا جائے گا۔ تاکہ بلوچستان میں چاولوں کی پیداوار بڑھائی جا سکے۔ امید ہے کہ آئندہ وہاں صوبہ کی ضرورت پوری ہونے کے بعد ہر سال کافی چاول بیج رہا کرے گا۔

—— بیروت ۲۱ مارچ:۔ آج یہاں عرب لیگ کے سات ممالک کی کانفرنس شروع ہو گئی۔ یہ کانفرنس اقوام متحدہ کے فلسطینی ثالثی نے بلائی ہے۔ اس میں عرب مہاجرین کی حالت پر غور کیا جائے گا۔

وزیر اعظم کا دورہ بہاولپور

کراچی ۲۱ مارچ۔ خان لیاقت علی خان وزیر اعظم کل تین روز کے لئے ریاست بہاولپور کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔

لائق علی کابینہ کے تین وزراء کو رہا کر دیا جائیگا

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ حکومت ہند کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے آج مجلس قانون ساز میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے لائق علی کابینہ کے تین وزیروں کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا ہے ان تین وزیروں میں نواب فضل نواز خان، عبد الحمید اور مومن لال شامل ہیں۔

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد بی اے نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی:۔

خواجہ عبدالرحیم کی انکوائری

(پانچواں دن)

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج حسب سابق ٹھیک ساڑھے دس بجے پھر خواجہ عبدالرحیم کمشنر (زیر تعطل) کی انکوائری شروع ہوئی۔ سب سے پہلے عدالت کے حکم سے خواجہ عبدالرحیم نے اپنا بیان پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ بیان کا ایک ضمیمہ (جو کنفیڈنشل تھا) ٹریبونل کی خدمت میں پیش کیا۔

خواجہ صاحب نے اپنے بیان میں تیرہ کے تیرہ الزاموں کی صداقت سے انکار کرتے ہوئے اپنے پانچ ہزار سات سو الفاظ کے لمبے چوڑے بیان میں بتایا کہ میرا اور پیر احسن الدین کا مرکز میں بھیجے جانے کا انتظام ہو چکا تھا۔ میرا تبادلہ اکرام صاحب سے متوقع تھا۔ اور پیر احسن الدین کے لئے مرکز میں وزیر بحالیات کے "ڈپٹی سیکرٹری شپ" کے لئے کوشش ہو رہی تھی۔ چنانچہ فائلوں کے بھیجنے اور مرکز سے خط و کتابت کرنے کا سارا سلسلہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم کی ہدایت کے مطابق ہی ہوتا رہا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ راجہ حسن اختر کی پرسنل فائل سے بھی جو کاغذات روکے گئے۔ وہ بھی وزیر اعظم کی ہدایت کے مطابق ہی روکے گئے تھے۔ ٹیلیفون کالز کے متعلق خواجہ عبدالرحیم نے کہا مجھے کبھی بل نہیں دیئے گئے۔ اور یہی وجہ ان کی عدم ادائیگی کی ہے۔ اور اگر مجھے دیئے جائیں۔ تو میں اب بھی ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مرزا فضل حق کے ورلی کے متعلق خواجہ صاحب نے اپنے بیان میں یہ بتایا کہ پہلی دفعہ جتنے امیدوار اسکے مقابلہ پر تھے ان کے بموجب وہ قابل سفارش نہ تھا۔ لیکن دوسری دفعہ جب اس کی درخواست اوپر سے آئی۔ جس میں اس نے اپنی غربت کا حوالہ دیا تھا۔ اور مہاجرین کے لئے بہترین کام کرنے کا ذکر تھا۔ میں نے اسکی سفارش کی۔ بیان کے آخر میں خواجہ صاحب نے اپنے متعلق وہ آراء پڑھ کر سنائیں جو چوہدری غلام عباس بہرہ ارابراہیم۔ مسٹر دین محمد وغیرہ نے دی تھیں۔

بیان عدالت میں پڑھ کر پیش کرنے کے بعد عدالت نے ہز ایکسیلنسی گورنر کے ریمارکس کے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کئے۔

سوال۔ آپ کو کب پتہ چل گیا تھا کہ گورنر نے آپکی پرسنل فائل پر کوئی خلاف ریمارکس دیئے تھے؟

جواب۔ ریمارکس دیئے جانے کے کچھ دیر بعد میں نومبر ۱۹۴۸ء میں رخصت پر تھا۔ اور اس رخصت کے ایک ماہ میں سے میں نے بیشتر ایام کراچی میں گزارے تھے۔ کرسمس کے دوران ہی مجھے معلوم ہو گیا تھا۔

سوال۔ کیا پیر احسن الدین نے آپ کو ریمارکس کے متعلق کچھ بتایا تھا۔ آپکا ذریعہ معلومات کیا تھا۔

جواب۔ ہاں عالی جاہ۔ پیر احسن الدین ہی کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا تھا

ایک اور سوال کے جواب میں خواجہ عبدالرحیم نے بتایا:۔ میری پرسنل فائل مجھے پیر احسن الدین کی بجائے مسٹر درّانی نے دیا تھا ورنہ وہ اس وقت موجود ہی تھے اور میں یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ روکے جانے والے ریمارکس ممدوٹ وزارت میں تھے

سوال:۔ کیا آپ نے ریمارکس کے متعلق درّانی سے کچھ پوچھا تھا؟

جواب۔ ہاں عالیجاہ میں نے کہا تھا کہ فائل مجھے نامکمل نظر آتی ہے اور کہ اس پر آخری ریمارکس نہیں ہیں۔

عدالت۔ جب آپ کو فائل کے نامکمل ہونے کا علم ہو گیا تھا تو آپ نے اس کا ذکر فائل پر کیوں نہ کیا؟

جواب۔ میرا خیال تھا کہ چند دنوں تک وزیر اعظم ریمارکس جاری کر دیں گے۔ البتہ روکے جانے والے کاغذات کے متعلق مجھے کچھ علم نہ تھا اور چونکہ چار پانچ دن تک کاغذات پہنچ جانے کی امید تھی میں نے اس کا نوٹ فائل پر دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

یہاں شیخ منظور قادر نے ایک دو اور اشاروں کی وضاحت کے لئے دو ایک اور سوال تجویز کئے چنانچہ عدالت نے دریافت کیا۔

سوال عدالت۔ فائل اگزبٹ پی ۔ ۱۰ کا نوٹ اگزبٹ پی ۔ ۸ آپ نے کب لکھا یا تھا؟

جواب۔ چٹھی بھیجنے کے بعد عالیجاہ اور فائل محمد افضل خاں کو دے دی گئی تھی کہ وہ بلاتاخیر پیر احسن الدین کو خود جا کر دے آئیں۔

سوال عدالت۔ اس پر ۵ کی بجائے ۲ جنوری کی تاریخ کیوں ڈالی گئی تھی؟

جواب:۔ صرف معمول کی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ایسا کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی خاص ارادہ کارفرما نہ تھا اور نہ مجھے اس سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا تھا۔

اس کے بعد ملزم کے وکیل نے شہادت صفائی کے ختم ہونے کا اعلان کیا اور ٹرنک کالز کے سلسلہ میں چند امور کی مزید وضاحت کے لئے مسٹر ایم۔ اے منصوری ٹیلیفون اکاونٹس آفیسر دوبارہ گواہوں کے کٹہرے میں لائے گئے۔

مسٹر منصوری نے عدالت کے پوچھنے پر بتایا کہ ۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء تک کے ۹۰ ٹرنک کالز کا بل راولپنڈی کے کمشنر کو ۲۴ دسمبر ۱۹۴۸ء کو بھیجا گیا اسی طرح ۱۵ نومبر سے ۱۵ دسمبر تک کی ۱۷ کالز کا بل ۶ جنوری ۱۹۴۸ء کو بھیجا گیا۔ ۱۵ دسمبر سے ۳۱ دسمبر کی ۲۷ کالز کا بل ۱۲ جنوری کو بھیجا گیا اور ۳۱ دسمبر سے بعد کی ۶۷ کالز کا بل راولپنڈی کے کمشنر کی خدمت میں ۲۹ جنوری کو بھیجا گیا۔

اس کے بعد ملزم کے وکیل مسٹر سلیم نے پورے ساڑھے گیارہ بجے بحث شروع کی جو کل بھی جاری رہے گی۔

آپ نے پرسنل فائلوں سے کاغذات ریمارکس روکے جانے پر بحث کرتے ہوئے کہا یہ ایک سہو تھی ورنہ اس کے پیچھے کوئی خاص ارادہ کارفرما نہ تھا اور اگر یہ مان لیا جائے کہ خواجہ عبدالرحیم پر چارج ہے کہ گورنر کے ریمارکس وزیر اعظم کے ریمارکس کے ساتھ جائیں پھر بھی ریمارکس کے تلف کرنے کا الزام عاید نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد مسٹر سلیم نے پیر احسن الدین کے بیان پر سیر حاصل بحث کی اور کہا کہ اس کی اپنی آپ تردید بیان کو پڑھ کر ہمیں کسی فیصلے پر نہیں پہنچنا چاہیئے۔ اس میں اور خواجہ عبدالرحیم میں آخر کیا فرق ہے۔

آپ نے کہا کیبنٹ سیکرٹریٹ کے اسسٹنٹ سیکرٹری مسٹر عبداللہ جان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ فلاں گریڈ پرویژنل افسروں کے تقرر کے بورڈ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نام فائل بھیجنا بھی کسی مشکوک ارادے سے نہ تھا۔

راجہ حسن اختر کے سلسلے میں فائل سے روکے جانے والے کاغذات پر تبصرہ کیا گیا تو چیف جسٹس نے انہیں پڑھ کر سنانے کو کہا۔ چنانچہ ہرن صاحب اور فنانشل کمشنر کے ریمارکس بھی پڑھے گئے جو سخت خلاف تھے۔

سلیم صاحب نے اپنی بحث کے دوران میں زیادہ زور اسی بات پر دیا کہ اگر گورنر کے ریمارکس کو روکنا بھی تصور کر لیا جائے تو وہ محض اس لئے تھا کہ مرکز کے پاس جب ایک ڈپٹی افسر کے ریمارکس پہنچیں تو ساتھ ہی اس افسر کے ریمارکس بھی جائیں۔ جو براہ راست ان سے متعلق اور عوام کا نمائندہ تھا

جسٹس شریف۔ تو گویا سمجھ لیا جائے کہ ان میں اور وزیر اعظم میں کوئی ایسی تفہیم تھی۔

سلیم۔ عالیجاہ ہاں۔

مسٹر جسٹس رشید۔ تو پھر انہیں پیش کیوں نہ کیا گیا؟

(بقیہ صفحہ ۸ آخری کالم)

بیادِ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ مردِ مجاہد مولوی عبدالرحیم
احمدی و پارسا و صاحب قلبِ سلیم

سالہا در صحبتِ احمدؑ جری اللہ بود
یافت اندر قادیاں امن ز شیطانِ رجیم

قربِ احمدؑ علم افزودش بہ قرآنِ مجید
گشت از یمنِ فیوضش ہم علیم و ہم حکیم

بعد احمدؑ منسلک بُد در خلافت تا حیات
منہمک گشتہ بہ تعلیم ہدایاتِ قدیم

در زمانِ حضرت محمود احمدؓ میرِ قوم
گشت مامور از پئے تبلیغ ایں دینِ قویم

بود افریقہ زمینِ تار از آغاز خلق
نیّرِ احمدؑ بہ مغرب تافت بر برِّ عظیم

کافر و مشرک ہمہ کردند ترک کفر و شرک
آمدند در حلقۂ اسلام با عزم صمیم

نیّرِ حق ضوفگن شد بر دلِ تاریک شمال
رہبر شاں شد سوئے قرآں صراطِ مستقیم

صد ہزاراں از کافراں بر دستِ او مسلم شدند
زندہ شد بر دستِ او آں استخواں ہائے رمیم

آمد از مغرب بہ مشرق حسب فرمانِ امام
تا کند آرام در دار الامان ارضِ حریم

عین در پیری رسیدش داغِ ہجرت بر دلش
حسب تحریرات کاں احمدؑ نبی کردہ رقیم

حکم داور آمد و نیّر سوئے گردوں شتافت
یافت جا در قربِ حق اعنی بہ جنات النعیم

اے خدا بر مرقدش بارانِ رحمت ہا ببار
ہم وزد بر روحِ پاکش از درت بادِ نسیم

روزنامہ الفضل
۲۲ مارچ ۱۹۴۹ء

قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے قد تبین الرشد من الغی کا ایک ایسا درخشاں اصول ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ کہ اگر ہم اس اصول کو پکڑ لیں۔ اور اس پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ تو بہت جلد دنیا اس زندگی کو قبول کر لے۔ جو اسلام کا مطمح نظر ہے۔ دراصل یہ مختصر مگر جید الفاظ مومن کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل کا عنوان ہیں اور وہ لوگ جو اسلام کے فروغ کے لئے جہاد کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو اپنی جدوجہد کا چراغ راہ بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ الفاظ اس حقیقت کو واضح تر کرنے کے لئے فرمائے ہیں۔ جو اس سے پہلے ٹکڑے لا اکراہ فی الدین میں بیان کی گئی ہے۔ لا اکراہ فی الدین کا اصول تمام دنیا کے انسانوں کو آزادیٔ ضمیر کا حق عطا کرتا ہے اور قد تبین الرشد من الغی کا ٹکڑا عقل اور فکر سے کام لینے کی تلقین کرتا ہے۔ حق آزادیٔ ضمیر ایک بیش بہا حق ہے۔ اس کے بغیر فطرت انسانی کا صحیح ارتقا ناممکن ہے۔ ہر انسان کو کلی اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو اپنی مرضی کے مطابق اختیار کر سکتا ہے۔ وہ اپنے اعمال کو اپنی مرضی کے ساتھ جس رنگ ڈھنگ میں چاہے ڈھال سکتا ہے۔ وہ پورا پورا مجاز ہے کہ اپنی قلبی کیفیات و احساسات اور اپنے اعمال و کردار میں پورا پورا توازن قائم کرے۔ اسکو موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ آزادی سے اپنے قوائے ظاہر و باطن کی اس طرح نشوونما کرے۔ کہ اس کی زندگی حقیقی معنوں میں کامیاب کہلائے۔

یہ آزادی ضروری تھی اس آزادی کے بغیر فطرت کا وہ منشا پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ جس کے لئے انسان کو انسان بنایا گیا ہے۔ اور جسکو قرآن کریم میں ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کہہ کر واضح کر دیا ہے۔ یعنی حقیقی معنوں میں انسان اللہ تعالےٰ کا بندہ بن جائے۔ یہ نہیں کہ اس کی بندگی کسی جبر کے ماتحت ہو۔ جس طرح جبر سے ایک انسان دوسرے کو اپنا غلام بنا لیتا ہے۔ یا جس طرح مویشیوں کو انسان جبر سے اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو بندگی انسان اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرتا ہے۔ وہ اسکے پورے پورے ارادے کے ساتھ ہو۔ کسی جبر کے ماتحت نہ ہو۔ اس میں کسی طرح کی آلائش نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ اپنی اطاعت تمام قسم کی آلائشوں سے پاک چاہتا ہے۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میرا بندہ واقعی میرا بندہ ہے یا کسی اور کا۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ جو لائحہ زندگی میں نے اس کے لئے متعین کیا ہے۔ اس کو وہ خوشی سے اختیار کرتا ہے۔ یا گائے بھینس کی طرح ڈنڈے کے زور سے۔ کیونکہ اس آزادی کے بغیر وہ اس منزل پر پہونچ ہی نہیں سکتا۔ جس پر اللہ تعالےٰ اسکو پہونچانا چاہتا ہے۔

ایسی صورت میں ضرور تھا کہ اللہ تعالےٰ وہ لائحہ زندگی جو انسان کے لئے اس نے متعین کیا ہے ہمارے سامنے رکھتا۔ اور اسکو اس طریقہ سے ہمارے سامنے رکھتا۔ کہ صراط مستقیم صاف صاف ہمیں نظر آجائے۔ اس کی اونچ نیچ کو ہم اچھی طرح جانچ لیں۔ یہی نہیں۔ کہ وہ اس متعین لائحہ عمل کو ہمارے سامنے رکھ کر سبکدوش ہو جاتا ہے۔ نہیں بلکہ وہ کامیابی سے اس پر چلنے اور اسکو اپنانے کے لئے جن جن سامانوں کی ضرورت ہے وہ بھی مہیا کرتا ہے۔ اس نے وقتاً فوقتاً وہ لائحہ عمل اپنے منتخب بندوں کے ذریعہ انسان کے حالات کے مطابق اسکے سامنے رکھا ہے۔ اور اپنے منتخب بندوں کو ہی اپنی نگرانی میں اس پر چلا کر دکھایا ہے۔ تاکہ لوگ اس کو ناقابل عمل نہ سمجھ لیں۔ آخر اس نے قرآن کریم کی صورت میں پورا پورا اسکو دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ قد تبین الرشد من الغی۔

اللہ تعالےٰ نے قد تبین الرشد من الغی کہہ کر گویا ہماری عقلوں کو چیلنج دے دیا ہے کہ ہم نے تو نہایت واضح طور پر صراط مستقیم کی نشان دہی کر دی ہے۔ ہم نے نیکی اور بدی کے دونوں راستوں کو کھول کر تمہارے سامنے رکھ دیا ہے۔ تم کو ان کی تمام تفصیلات بتا دی گئی ہیں۔ ہم نے اس راستہ کے ہر موڑ سے تم کو آگاہ کر دیا ہے ہر غار کا پتہ بتا دیا ہے۔ صراط مستقیم کے ہر ضروری مقام پر مینار روشنی کھڑا کر دیا ہے۔ اور ان پگڈنڈیوں کو بھی نمایاں کر دیا ہے۔ جو گمراہی کی بھول بھلیوں میں لے جاتی ہیں۔ اب یہ تمہاری عقل کا کام ہے۔ کہ ان دونوں راستوں میں سے جونسا چاہو تم اختیار کر لو۔ اب یہ تمہارے غور و فکر کا کام ہے۔ کہ وہ آزادیٔ ضمیر جو ہم نے لا اکراہ فی الدین کہہ کر تم کو عطا کی ہے۔ اسکو کس طرح استعمال کرو۔ ہم نے یہ دونوں کام کر دئیے۔ آزادیٔ ضمیر تم کو ہم نے اس لئے دے دی ہے۔ کہ تمہارا کوئی عذر نہ رہے۔ تاکہ تم کوئی حجت پیش نہ کرو۔ ہم نے تم کو بتا دیا ہے۔ کہ ہم دنیا میں کیسی فضا چاہتے ہیں۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم بھی سب سے پہلے ویسی فضا پیدا کرو۔ جس میں حق پھل پھول سکے۔ تمہارا اولین فرض ہے۔ کہ ہر اس آلائش کو دور کر دو۔ جو اس فضا کو گندہ کرنے والی ہو۔ ہر اس چیز کو ہٹا دو۔ جو ہمارے اس اصول کے قیام میں مانع ہو۔ کیونکہ سب فتنوں سے بڑھ کر وہ فتنہ ہے۔ جو اس بنیاد ہی کو اڑا دیتی ہے۔ جس پر خالص اور حقیقی عبودیت کی عمارت اٹھائی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ اصول اس لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ ہم اسکو دنیا میں قائم کریں۔ کیونکہ یہ کوئی ایسی حقیقت نہیں جو پہلے ہی دنیا میں قائم ہو چکی ہو۔ اگر یہ پہلے ہی قائم ہوتی۔ تو اسکے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جاہلیت نے جس اصول کی سب سے زیادہ خلاف ورزی کی ہے۔ وہ یہی اصول ہے۔ جاہلیت کی نمایاں خصوصیت ہی یہ ہے۔ کہ وہ انسان کے حق آزادیٔ ضمیر کو چھین لیتی ہے۔ وہ تحکم کے ذریعہ دنیا کو اپنا منقاد بنانا چاہتی ہے۔ وہ اپنے اصولوں کو جبر سے ٹھونسنا چاہتی ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اس کو جبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی اللہ کا بندہ آزادیٔ ضمیر کا اعلان کرتا ہے۔ تو وہ اس کی مخالفت کرتی ہے۔ اور تلوار کے زور سے اس آواز کو دبا دینا چاہتی ہے۔ کیونکہ یہ آواز اسکے طلسم کو توڑ پھوڑ دینے کی دھمکی دیتی ہے۔ جاہلیت کے علمبردار سمجھتے ہیں۔ کہ اگر عوام نے اپنی عقل و خرد سے صحیح لائحہ عمل کو پہچان لیا۔ تو ان کے تانا بانا کی دھجیاں اڑ جائینگی۔ جاہلیت کے اس خاصہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ حق پرستوں کو بھی آخری حربہ کے طور پر تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس وقت تک جب تک وہ آزادیٔ ضمیر کا حق عملاً تسلیم نہ کر لیں۔ جونہی وہ یہ حق تسلیم کر لیں۔ اور حق کو دبانے کے جبری ذرائع استعمال کرنے سے باز آجائیں۔ تو اللہ تعالےٰ حق پرستوں کو بھی اپنی تلواریں فوراً میان میں کر لینے کی ہدایت کرتا ہے۔ اور صاف کہہ دیتا ہے کہ اب تمہاری تلواروں کی ضرورت نہیں۔ اب تم سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کو ایسا واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ کہ ہمیں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ کسلئے اس معاملہ میں فضا بالکل صاف رکھنی چاہتا ہے۔ وہ نہ جاہلیت کو جبر کا فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ حق کو۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ آخری فتح حق ہی کی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ان الباطل کان زھوقا۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں حق پرستوں کو صرف تلوار کا جواب تلوار سے دینے کی اجازت فرمائی ہے۔ وہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ تم آزادیٔ ضمیر کا حق بھی جبر سے منواؤ۔ وہ صرف اس وقت تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ جب جاہلیت جبر سے اس حق آزادیٔ ضمیر کو تلوار سے دبانے کی عملی کوشش کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ قرآنکریم میں بار بار اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ جب کفار تلواریں رکھ دیں۔ اور صلح کے لئے ہاتھ بڑھائیں۔ تو فوراً تم بھی تلوار رکھ دو۔ اور صلح کر لو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ جنگ کی فضا کی نسبت امن کی فضا آزادیٔ ضمیر کا حق منوانے کے لئے زیادہ سازگار ہے۔ کیونکہ یہ سوچ اور فکر کی بات ہے۔ کہ آخر ہر انسان کو حق ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی سوچ اور فکر سے صحیح راستہ کی شناخت کرنے کی کوشش کرے۔ دراصل یہ حق بھی قد تبین الرشد من الغی ہی کے دائرہ میں آتا ہے۔ بلکہ آزادیٔ ضمیر کا حق نہ دینا تمام گمراہیوں کی گمراہی ہے۔

اگر ہم تمام دنیا میں آزادیٔ ضمیر کی فضا قائم کرنے پر کامیاب ہو جائیں۔ تو یقیناً اعلائے کلمۃ اللہ کے راستہ میں سے سد سکندری ہٹ جائیگی اور پھر ہم ان تفصیلات قرآنیہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنے اور قبول کروانے کے لئے بہترین موقعہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی وقت ہم دنیا سے قرآن پاک کی وہ تعلیم صحیح معنوں میں منوانے کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے قد تبین الرشد من الغی کے جامع اور مانع الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ایک اسلامی مبلغ کا واقعی اور حقیقی کام یہی ہے۔ کہ وہ قرآن پاک کے بتائے ہوئے طریقوں پر دنیا کو عمل پیرا ہونے کے لئے تیار کرے۔ ان کو وہ اصول بتائے۔ جن پر عمل کرنے سے اللہ تعالےٰ کی حقیقی عبودیت کا درجہ یعنی انسانی حیات کی منزل مقصود کو پا سکتا ہے۔ اور ہم یہ اسی وقت کر سکتے ہیں۔ جب تمام دنیا حق کی بات سننے کے لئے تیار ہو۔ جب ہم جاہلیت سے تمام انسانوں کا حق آزادیٔ ضمیر منوا لیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

یہ فتنوں اور ابتلاؤں کے دن ہیں

دوستوں کو خاص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیئے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

الٰہی سلسلوں کے ساتھ ابتلاؤں اور فتنوں کا دور بھی مقدر ہوتا ہے اور گو اسلامی تعلیم کے ماتحت خود کبھی بھی امتحان میں پڑنے کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن خدا کی ازلی تقدیر بہر حال اِسی طرح واقع ہوئی ہے کہ وہ مومنوں کو مختلف قسم کے امتحانوں اور ابتلاؤں میں سے گذار کر ترقی کی منزلوں کی طرف لے جاتا ہے چنانچہ ہر نبی اور ہر مصلح کی جماعت کو امتحان پیش آئے اور سب سے زیادہ امتحان صحابہ کی مقدس جماعت کو پیش آئے جنہیں گویا ابتلاؤں کی دہکتی ہوئی بھٹی میں سے گزرنا پڑا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنّا وھم لا یفتنون "یعنی کیا مومنوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف منہ کے اس دعوے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور انہیں ابتلاؤں کی بھٹی میں ڈال کر پرکھا نہیں جائے گا؟" بلکہ حق یہ ہے کہ جتنا بڑا مقصد لے کر کوئی جماعت اٹھتی ہے اتنے ہی بڑے امتحانوں میں سے اسے گذرنا پڑتا ہے اور عام مومن تو الگ رہے اس قسم کے امتحانوں سے خدا کے برگزیدہ نبی بھی باہر نہیں ہوتے چنانچہ حضرت ابراہیم کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے اذابتلیٰ ابراھیم ربّہ بکلماتٍ فاتمّھن۔" یعنی جب خدا نے بعض خاص احکام کے ذریعہ ابراہیم کا امتحان لیا تو ابراہیم نے ان احکام کو پورا کر کے اس خدائی امتحان میں کامیابی حاصل کی"

پس ضروری ہے کہ ہماری جماعت بھی اپنے مقدر امتحانوں اور ابتلاؤں میں سے گذر کر منزلِ مقصود تک پہنچے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت اور اپنی دوسری تصنیفات میں بار بار فرماتے ہیں کہ مصائب کی آندھیاں چلیں گی اور حوادث کے زلزلے آئیں گے اور کئی کمزور ایمان لوگ لغزش کھائیں گے مگر مبارک ہیں وہ جو آخر تک ثابت قدم رہ کر خدا کے ان انعاموں کے وارث بنیں گے جو ازل سے جماعت احمدیہ کے لئے مقدر ہیں۔ ہمارے کچھ امتحان تو گذر چکے اور کچھ گذر رہے ہیں اور کچھ آئندہ آنے والے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ بعض آنے والے امتحان بعض لحاظ سے گذرے ہوئے امتحانوں سے بھی سخت تر ہوں اور شاید ان میں سے بعض میں ایسی تلخی کا پہلو پایا جائے جو عموماً کامل ترقی سے قبل اپنی سخت ترین صورت میں ظاہر ہوا کرتی ہے پس دوستوں کو چاہیئے کہ ان ایام میں اصلاحِ نفس اور خدمتِ دین میں بیش از بیش حصہ لینے کے علاوہ خاص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور خدا کے آستانہ پر گر کر اور اس کے دامن سے لپٹ کر اس سے فضل و رحمت اور برکت و نعمت کے طالب ہوں اور اُسی سے اس بات کی توفیق چاہیں کہ آنے والے امتحانوں میں اور نیز اس امتحان میں جس میں سے آج جماعت گذر رہی ہے۔ جماعت اور افرادِ جماعت کا قدم ڈگمگانے اور لغزش کھانے کی بجائے پیش از پیش مضبوطی اور مستعدی کے ساتھ ترقی کی منازل کی طرف اٹھتا چلا جائے۔

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ محض رسمی دعا کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور حقیقی دعا وہی ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کانّک تراہ وان لم تکن تراہ فانّہ یراک یعنی اے مردِ مومن! دعا کے وقت تیری یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور کم از کم یہ کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ کیفیت وہ ہے جو مومن کی دعا میں گویا زندگی کی روح بھر دیتی ہے اور انسان کے دل و دماغ اور اس کے سارے اعضاء پگھل کر آستانہ الوہیت پر گر جاتے ہیں۔ واقعی اگر پوری توجہ اور کامل انہماک اور ضروری سوز و گداز کے ساتھ دعا مانگی جائے اور زبان کے الفاظ کے ساتھ ساتھ روح کی مضطربانہ تڑپ بھی شامل ہو تو سوائے ایسی باتوں کے جو خدا کی کسی سنت یا اس کے کسی وعدے کے خلاف ہوں سچے مومنوں کی دعائیں کبھی ردّ نہیں کی جاتیں یہ علیحدہ بات ہے کہ خدا کسی دعا کو اس رنگ میں قبول نہ کرے جو بندہ چاہتا ہے بلکہ اس رنگ میں قبول کرے جسے خود خدا بہتر خیال کرتا ہے بہر حال سچی دعا کبھی ضائع نہیں جاتی۔ بلکہ حدیث میں تو ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) یہاں تک فرماتے ہیں کہ ہمارا رحیم و کریم خدا اس بات سے شرماتا ہے کہ اپنے بندوں کے گریہ و زاری میں اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ ان فتنوں اور ابتلاؤں کے ایام میں پوری توجہ اور کامل انہماک اور سچی تڑپ کے ساتھ دعائیں کریں اور دعا کے وقت اپنے اندر یہ کیفیت پیدا کریں کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں اور خدا انہیں دیکھ رہا ہے۔

جو دعائیں آجکل کے حالات کے ماتحت خصوصیت کے ساتھ زیادہ مانگنی چاہئیں وہ میرے خیال میں یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالےٰ جماعت کے موجودہ دَور کو احمدیت کی کمزوری یا سست رفتاری کی بجائے اسکی مضبوطی اور بیش از پیش ترقی کا ذریعہ بنا دے اور اسلام اور احمدیت کو وہ غیر معمولی ترقی حاصل ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ازل سے مقدر ہے۔

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خدا تعالےٰ صحت اور درازیٔ عمر کے ساتھ جماعت کے سر پر تادیر سلامت رکھے۔ اور انہی کے عہد مبارک کے ساتھ قادیان کی واپسی مقدر کر دے۔

(۳) قادیان سے باہر آنے کی وجہ سے احمدی بچوں اور نوجوانوں کے لئے جو خطرہ ماحول کی تبدیلی کے نتیجہ میں پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے خدا تعالےٰ جماعت کے نونہالوں کو محفوظ رکھے اور وہ موجودہ نسل سے بھی بڑھ کر اسلام اور احمدیت کے خادم بنیں۔

(۴) بعض کمزور احمدیوں کی طبیعت پر جو اثر مرکزی تنظیم سے بظاہر دُور ہو جانے کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتا ہے اس سے خدا تعالےٰ انہیں محفوظ رکھے۔

(۵) جب تک ہمیں قادیان کا مرکز تبلیغ و تربیت اور تعلیم و تنظیم کی کامل آزادی کے ساتھ واپس نہیں ملتا۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ ربوہ کے مرکز کو اپنی دینی اور روحانی برکات کے ساتھ اس کا قائمقام بنا دے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

(۱۹/۳/۴۹)

لاہور کے "خریداران الفضل" توجہ فرمائیں

جن دوستوں کو ۱۹/۳/۴۹ سے پہلے پرچہ بذریعہ تقسیم کنندہ ملا کرتا تھا۔ اور اب نہیں ملتا۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی خدمت میں پرچہ پہنچانے کا انتظام کیا جا دے۔ (مینیجر ۳ میکلیگن روڈ لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری عبد الواحد صاحب ہیلتھ آفیسر حکومت آزاد کشمیر تا حال بیمار ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا تانگے کے ایک حادثہ میں چوہدری صاحب کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اس وقت سے ہی صاحب فراش ہیں۔ آئندہ پیر کو پلاسٹر کی پٹی اترے گی۔ احباب چوہدری صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد سعید صاحب عرصہ چھ سات ماہ سے بعارضہ کھانسی سخت بیمار چلی آتی ہیں۔ اب نقاہت اور کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (غلام محمد ثالث)

۳۔ میری اہلیہ کو عرصہ ۔ ماہ سے غالباً مالٹا بخار ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت اور کامل شفا کے لئے دعا فرما دیں۔ (خاکسار غلام مصطفیٰ لاہور)

۴۔ میری بھانجی امۃ النصیر بنت چوہدری رشید احمد سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (ڈاکٹر عبد الرشید خاں ڈسٹرکٹ جیل ملتان)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔

۱۵ اور ۱۶ اپریل کی درمیانی رات کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا۔ انشاء اللہ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

264

ثبوت ہستی باری تعالیٰ

دیدارِ الٰہی

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن
(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۴۹ء)

(۵)

روحانیت اور مادیت کا فرق

(از خود)

پہلے میں لغوی طور پر بتاتا ہوں کہ مادی اشیاء اور روحانی اشیاء میں کیا فرق ہے۔ سو واضح ہو کہ مادی شے اور روحانی شے میں یہ فرق ہے کہ مادی شے کو حواس خمسہ ظاہری محسوس کرتے ہیں اور روحانی شے کو حواس خمسہ ظاہری محسوس نہیں کرتے لہٰذا عالم خواب اور عالم کشف کی اشیاء کو روحانی کہنا جائز نہیں کیونکہ انہیں حواس خمسہ ظاہری محسوس کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ مادی ہیں اور روحانیت کا لفظ اخلاق اور عقائد اور غیر محسوس اشیاء پر بولا جاتا ہے۔ مثلاً ایمان محبت۔ عبدیت۔ رحم۔ کرم۔ طاقت۔ شجاعت۔ علم غصہ۔ بخل۔ سخاوت۔ حافظہ۔ ارادہ۔ قدرت وغیرہ چونکہ حواس خمسہ ظاہری ان کو محسوس نہیں کرتے لہٰذا یہ تمام اشیاء روحانی ہیں۔ لیکن عالم خواب اور عالم کشف کی اشیاء مثلاً لوہا۔ لکڑی۔ پانی۔ درخت جانور۔ آدمی۔ مکان۔ زمین۔ اینٹ پتھر وغیرہ حواس خمسہ کو محسوس ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ اشیاء ہرگز روحانی اشیاء نہیں بلکہ یقیناً مادی ہیں۔ ایک مکان جو خواب یا کشف میں نظر آتا ہے صریح طور پر اینٹوں اور لکڑی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مکان کو ہرگز روحانی چیز نہیں کہہ سکتے خواہ وہ مکان عالم بیداری کا ہو خواہ عالم خواب کا ہو خواہ وہ عالم کشف کا ہو۔ عالم دنیا یعنی عالم بیداری کے مکان میں اور عالم خواب یا عالم کشف کے مکان میں کوئی فرق نہیں اگر کوئی فرق ہے تو وہ صرف مکان اور جگہ کا فرق ہے یعنے وہ دونوں مکان ایک ہی جگہ یعنی ایک ہی عالم میں نہیں بلکہ الگ الگ مقاموں یعنے الگ الگ عالموں میں ہیں۔ ورنہ صفات اور خواص اور شکل میں دونوں عالموں کے مکان بالکل ہم جنس ہیں۔ پس اگر دو ہم جنس عالموں میں صرف مقاموں کی تمیز کرنے کے لئے ایک عالم کا نام روحانی اور دوسرے کا نام جسمانی رکھ دیا گیا ہے اور روحانی کے معنے غیر مادی نہیں سمجھے گئے تو کچھ حرج نہیں چنانچہ نوع انسان چونکہ ہم شکل اور ہم جنس ہوتی ہیں اس لئے شخصیتوں میں تمیز کرنے کے لئے کسی کا نام عبداللہ کسی کا نام عبدالرحمٰن اور کسی کا نام عبدالرحیم رکھ دیا جاتا ہے۔ ورنہ اگر عالم خواب یا عالم کشف کو روحانی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان عالموں کی چیزیں شکل و صورت نہیں رکھتیں یا محدود نہیں یا جگہ نہیں گھیرتیں یا وزن نہیں رکھتیں یا مزاحمت نہیں کرتیں یا اپنی حرکت دوسری چیز میں منتقل نہیں کرتیں یا کشش اتصال نہیں رکھتیں تو یہ صریح غلط ہے۔ کیونکہ روحانی اشیاء کی نہ تو کوئی شکل ہوتی ہے اور نہ وہ کوئی وزن رکھتی ہیں اور نہ ان کا رنگ اور ذائقہ اور بو ہوتی ہے اور نہ وہ گرم یا سرد یا سخت یا نرم ہوتی ہیں۔ لیکن عالم خواب اور عالم کشف کی اشیاء میں نرمی گرمی سختی۔ وزن کشش اتصال اور شکل وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے اس لئے عالم خواب اور عالم کشف کی اشیاء کو روحانی اشیاء ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

مذہبی طور پر روحانیت اور مادیت کا مطلب

اب میں مذہبی طور پر روحانیت اور مادیت کا مطلب بتاتا ہوں۔ سو واضح ہو کہ اسلامی اصطلاح میں روحانیت کا مطلب صرف یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل ہو کر اس کے ساتھ کامل طور پر عبدیت کا تعلق ہو جائے۔ اس کے سوا مذہب اسلام میں روحانیت کا مطلب اور کچھ نہیں۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کشف قبور۔ ہوا میں اڑنے کی طاقت پانی پر چلنے کی قوت حاصل ہو جائے اور دوسرے کے دل کی بات معلوم کر لی جائے۔ زمین کے اندر کی چیز دیکھ لی جائے وغیرہ وغیرہ۔ ان باتوں کے حاصل کرنے کے لئے فیج اعوج کے صوفیوں نے قواعد اور مجاہدات کے طریقے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ باتیں ہرگز اسلام کی پیش کردہ روحانیت میں داخل نہیں بلکہ یہ عقلی اور ذہنی باتیں ہیں اور علم الترب یعنے مسمریزم وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان سے محض دنیا طلبی مقصود ہے۔ خدا طلبی ہرگز مقصود نہیں۔

چند سوال اور ان کے جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دار الافتاء کی طرف سے بعض فتاویٰ کے جو جواب ارسال کئے گئے وہ بغرض افادہ عام شائع کئے جا رہے ہیں۔

سوال نمبر ۱:۔ قرآنی لفظ سائل کے معنے اور اس کی تشریح درکار ہے۔ موجودہ زمانہ کے گداگروں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔

جواب:۔ اسلام میں گداگری کی اجازت نہیں البتہ سائل اپنی ضرورت کے مطابق سوال کر سکتا ہے سائل وہ ہے جو اپنی کسی ضرورت سے محروم ہو جائے اور باوجود پوری کوشش کے وہ ایسے جائز ذرائع کو حاصل نہ کر سکے جن کی مدد سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہو اور سوال سے بچ رہتا ہو ایسی صورت میں وہ معذور سمجھا جائے گا اور اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوگا۔ ایسے ہی سائل کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اما السائل فلا تنھر لیکن ایسی صورت اس وقت پیش آسکتی ہے جبکہ اسلامی سوسائٹی ایسے ہمدرد اور مخیر مسلمانوں سے خالی ہو جائے جن کی ایمانی بصیرت بمطابق آیت تعرفھم بسیماھم ہمیشہ ضرورت مندوں کو پہچان لیا کرتی ہے اور سوال تک نوبت ہی نہیں پہنچتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ سوال کے بارے میں فرمایا کہ صرف تین آدمیوں کیلئے سوال کرنا جائز ہے۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس نے کوئی ذمہ داری اٹھائی یعنی کسی کا ضامن بنا اور اس وجہ سے وہ زیر بار ہو گیا۔ یہ شخص اپنی ضرورت کی حد تک سوال کر سکتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جس پر ناگہانی کوئی مصیبت آپڑی ہو جس سے وہ تباہ حال ہو جائے۔ یہ شخص بھی ضروریات زندگی کی حد تک سوال کر سکتا ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کی فاقہ کشی کی حد تک نوبت پہنچ چکی ہو۔ اور اس کی جان پہچان والے جانتے ہوں کہ واقعی اس کی حالت پتلی ہے اور اس کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں۔ اس کے علاوہ جو شخص بھی سوال کرتا ہے وہ دوزخ کی آگ کھا رہا ہے اور اس کا احساس خودداری مر چکا ہے اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسی لے کر جنگلوں سے لکڑی کاٹ کر لانا اور اس کو بیچ کر اپنے گذارہ کی صورت پیدا کرنا بہتر ہے اس سے کہ انسان کسی دوسرے انسان کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ چاہے تو وہ اسے کچھ دیدے اور چاہے تو وہ اسے دھتکار دے۔ (مشکوٰۃ ص۱۶۵)

البتہ یہ مناسب نہیں کہ انسان کسی سوالی کو گداگر سمجھ کر اس کے پیچھے پڑ جائے۔ کیونکہ گداگری کا انسداد حکومت کے فرائض سے تعلق رکھتا ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ اگر کوئی شخص اپنی زمین کے کسی ٹکڑے پر مسجد بنانے کا خیال ظاہر کرے تو کیا اس جگہ مسجد بنانا ضروری ہے یا اس ٹکڑے کو کسی اور مصرف میں بھی لایا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ صرف خیال سے ایسا کرنا لازم نہیں آتا۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنے پختہ عزم کا اظہار کرے اور اس کے لئے کوئی قطعہ زمین معین کر دے تو اس کے بعد اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ خود ہی اس میں کسی قسم کی تبدیلی کرے۔ البتہ اگر مقامی مجلس باہمی مشورہ سے جماعتی مفاد کی خاطر اس قطعہ زمین کی بجائے کسی اور قطعہ میں مسجد بنانے کو زیادہ مفید سمجھتی ہے تو اس کے تبادلہ میں وہ اور جگہ معین کر سکتی ہے اور اس امر کا بھی اسے اختیار ہے کہ اس قطعہ زمین کو بیچ کر کوئی اور قطعہ خرید لے۔ یا یہ رقم کسی مرکزی مسجد کے فنڈ میں دیدے۔ انفرادی طور پر ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔

سوال نمبر ۳:۔ کیا زمین کے ایسے معین شدہ ٹکڑے کو فروخت کیا جا سکتا ہے؟

جواب۔ جماعتی مفاد کے پیش نظر کیا جا سکتا ہے تفصیل جواب نمبر ۲ میں گذر چکی ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ کیا مجوزہ مسجد کی زمین کو بیچ کر روپیہ مساکین یا اشاعت اسلام میں خرچ کیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ سوائے کسی خاص مجبوری کے ایسا کرنا مناسب نہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنا ہی ہو تو پھر مجلس مقامی اور مرکز دونوں سے اجازت حاصل کر لی جائے۔

سوال نمبر ۵:۔ تعمیر مسجد کے لئے ایک شیشم کا درخت تجویز کیا گیا اور وہ بک گیا۔ اس کی قیمت روپیہ میں مساکین کے مکانات کے واسطے خرچ کی جا سکتی ہے؟

جواب۔ سوال نمبر ۴ کے جواب میں آپ کو اس سوال کا جواب مل جائے گا۔ سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کیلئے دعا کی تحریک

(رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عزیزی محمد عبداللہ خاں کی بیماری کچھ الجھ گئی ہے۔ علالت کا سلسلہ لمبا چل رہا ہے۔ بخار برابر رہتا ہے۔ ضعف روز بروز ترقی پر ہے۔ معمولی سی ہاتھوں کو حرکت دینا بھی اب ان کو مشکل ہو رہا ہے۔ آواز نہایت نحیف اور کم نکلتی ہے۔ بات کی کوشش اور پانی کے گھونٹ سے پسینے آجاتے ہیں۔ تمام احباب جماعت اور اصحاب حضرت مسیح موعودؑ سے خصوصاً التجا ہے کہ دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس مرحلہ سے ان کو نکال کر تازہ زندگی بخشے۔ محض خدا کے کرم اور دعاؤں کے مقبول ہونے پر بھروسہ ہے۔

حضرت ام المومنین کی جانب سے بھی بحد تاکید دعا ہے۔ والسلام

مبارکہ بیگم

جلسہ سالانہ کے لئے کسیر کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو متعدد اعلانات کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال ہمارا جلسہ سالانہ بفضلہ تعالےٰ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ حسب سابق جلسہ گاہ و رہائشی انتظامات کے پیش نظر کسیر وغیرہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا جملہ جماعتہائے اضلاع لائلپور۔ سرگودھا اور جھنگ کی خدمت میں بالعموم اور ربوہ کے نسبتاً قرب میں واقع جماعتوں کی خدمت میں بالخصوص درخواست ہے۔ کہ وہ فوری طور پر زیادہ سے زیادہ کسیر فراہم کر کے ربوہ پہنچانے کا بندوبست فرمائیں۔ نیز جلد تر اپنی مساعی سے بھی مطلع فرمائیں۔ تا اگر کوئی جماعت خدانخواستہ کسیر ربوہ پہنچانے سے معذور ہو۔ تو اس کے متعلق بھی انتظام کیا جا سکے۔

احباب کرام! یہ ایک قومی اور ملی خدمت ہے۔ اسے سرانجام دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ یاد رہے کہ قادیان کے مضافات کے لوگ اس سعادت عظمےٰ کو بصد خوشی حاصل کیا کرتے تھے اور یہ ذمہ داری اب آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ بالفرض کسیر اگر دستیاب نہ ہو۔ تو کھوری۔ پرالی اور کلر سے بھی یہ کام لیا جا سکتا ہے

(خاکسار صلاح الدین احمد ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان (ربوہ)

اپنے پتہ سے اطلاع دیں

نظارت ہذا نے مندرجہ ذیل احباب سے قرضہ حسنہ کی رقوم لینی ہیں۔ پتہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مطالبہ نہیں کر سکتی۔ یہ احباب خود یا اگر کسی اور صاحب کو معلوم ہو۔ تو وہ ان کے ایڈریس سے اطلاع دیں:۔

۱۔ سید عبد الحمید صاحب ولد سید عنایت شاہ صاحب لدھیانوی۔
۲۔ خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب۔ پسر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم
۳۔ محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن فیروز پور
۴۔ محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب آف قادیان
۵۔ عبد الرزاق صاحب ولد احمد الدین صاحب زرگر (دیوبندی)
۶۔ مولوی محمد طفیل صاحب (انسپکٹر بیت المال (۱۵ مارچ کے الفضل ۶۱ میں شائع ہوا ہے)
۷۔ عبد الکریم صاحب ولد عبد الجلیل خان صاحب (" " " " " ")
۸۔ مولوی محمد سرور صاحب ساکن بیری ضلع گورداسپور (
۹۔ مولوی عبد المجید صاحب ولد فیض محمد صاحب سکنہ زیرہ ضلع فیروز پور
۱۰۔ محمد خورشید صاحب ولد اللہ داد صاحب ساکن وڈالہ بانگر۔
۱۱۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب ولد شیخ قطب الدین صاحب ساکن کالکا ضلع انبالہ
۱۲۔ صلاح الدین صاحب۔ پسر حاجی کریم بخش صاحب مرحوم ساکن دیولی۔ سیالکوٹ
۱۳۔ غلام محمد صاحب ولد میر گل صاحب آف قادیان
۱۴۔ عبد اللہ صاحب ولد علی شیر صاحب سکنہ زیرہ ضلع فیروز پور
۱۵۔ مولوی عبد الرحیم صاحب عارف سابق مبلغ۔ مقامی تبلیغ
۱۶۔ عبد اللطیف صاحب ولد صوبیدار محمد حسین صاحب دار الفضل۔ قادیان
۱۷۔ رشیدہ ناصرہ صاحبہ بنت نصیر الدین صاحب آف قادیان۔
۱۸۔ ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب انور ولد نور محمد صاحب سکنہ بنگہ
۱۹۔ محمد اسمٰعیل صاحب اٹرپوری ولد چوہدری اللہ بخش صاحب
۲۰۔ عبد الرشید صاحب۔ ولد فیض محمد صاحب ساکن زیرہ

(نظارت بیت المال)

وفات

میاں عبد الرحمٰن صاحب مسکین (جو مولوی نور الحق صاحب فاضل ناظر آبادی کے بہنوئی تھے) سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت عطا فرمائے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو

آمین۔ ثم آمین

سیکرٹریان مال

[...]ذیل دوستوں کو متعلقہ جماعتوں میں [...]ر کیا ہے۔

[...]حمد دین صاحب۔ کھیوڑہ ضلع جہلم
[...]بد الغنی صاحب۔ چک جھمرہ ضلع لائلپور
[...]بیت المال (ربوہ)

[...]نے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ فروری ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان: عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۳۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط چار کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط پانچ کس تھی۔ اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ سیالکوٹ لاہور۔ لائلپور اور حلقہ سندھ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

ممالک غیر میں بتفصیل ذیل ۶ بیعتیں ہوئیں:۔

ہالینڈ ۱ — جرمنی ۱ — دمشق ۳ — سیلون ۱ — کل میزان ۶ (اندراج دفتر بیعت)

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ	
مرل	۱۱
کنجروڑ	۱۰
لہان	۲
دہرگ میانہ	۱
اوٹھیاں	۱
سیالکوٹ	۱
کل میزان	۲۶
ضلع لاہور	
ہڈیارہ	۴
فیض باغ	۳
کوچہ کلو	۲
مزنگ	۲
آسل گورو	۱
گورنمنٹ کوارٹرز	۱
باغ گل بیگم	۱
نور پورہ	۱
ملتان روڈ	۱
برانڈرتھ روڈ	۱
موچی دروازہ	۱
میزان	۱۸
ضلع لائلپور	
چک ۲۶۹ گ ب	۴
" ۲۳۳	۲
" ۲۲۷ گ ب	۲
" ۴۳ جھتہ	۲
" ۲۷۴ R.B	۲
" ۲۹۶ جھاپور	۱
" ۲۷۸ گ ب	۱
" ۳۰۶ گ ب	۱
ستھیالہ	۱
میزان	۱۶
ضلع شیخوپورہ	
دریا	۴
کلسیاں	۱
مدار	۱
سادو رام	۱
میزان	۷
ضلع سرگودھا	
چک ۴۳ ج	۶
چاہ جوگی والہ	۱
میزان	۷
ضلع گجرات	
گجرات	۱
گولیکی	۱
شیخ پورہ	۱
میزان	۳
ضلع جھنگ	
لالیاں	۱
بستی دریام	۱
محلہ گڑھا (چنیوٹ)	۱
میزان	۳
ضلع جہلم	
محمود آباد	۲
رام دیال	۱
میزان	۳
ضلع گوجرانوالہ	
سول لائن	۱
موضع پاڑگھسٹر	۱
میزان	۲
ضلع راولپنڈی	
صدر بازار	۱
جھنگی محلہ	۱
میزان	۲
ضلع مظفر گڑھ	
علی پور	۲
ضلع منٹگمری	
چک ۴/۵۴	۱
ضلع کیملپور	
گردھی	۱
ملتان	۱
سندھ	
گوٹھ حاجی ابراہیم (بدلوہ)	۷
گوٹھ ننھے خان (ریاست خیرپور)	۳
محمود آباد اسٹیٹ	۳
میرآباد وحیدرآباد سندھ	۱
کراچی	۲
ٹنڈو باگو	۱
چک ۲۷۰ الف	۱
کنری	۱
میزان	۱۹
اڑیسہ	
تابر کوٹ	۳
کوٹلہ	۲
میزان	۵
ریاست بہاولپور	
محلہ خاص وعام	۱
چک ۷۶/۴-R	۲
کلرواہ	۱
میزان	۴
حیدرآباد (دکن)	
نام پالی تعلقہ ضلع وارنگل	۲
میزان	۲
صوبہ بہار	
پٹنہ محلہ گلیشر	۱

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کوچو سھاڑ کا بیٹا عنایت فرمایا ہے۔ مولود کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے بابرکت صالح و خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین کرے۔ آمین۔

چوہدری محمد ظفراللہ خان وزیر خارجہ پاکستان راولپنڈی روانہ ہو گئے

لاہور ۱۲ مارچ :- وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفراللہ خان آج راولپنڈی روانہ ہو گئے - وہ کل ایبٹ آباد تشریف لے جائیں گے - اور خیال ہے کہ راستہ میں واہ کیمپ کے کشمیری پناہگزینوں کے حالات کا معائنہ کریں گے -

فلسطین میں عربوں کی ناکامی کی ذمہ داری برطانیہ اور امریکہ پر عائد ہوتی ہے

ڈھاکہ - ۲۱ مارچ - فلسطین و پاکستان کی تمدن لیگ کے زیر اہتمام تقریر کرتے ہوئے غیر منقسم ہندوستان کی مرکزی اسمبلی کے سابق رکن مسٹر عبدالرحمٰن صدیقی نے اعلان کیا ہے کہ فلسطین میں عربوں کو جس ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اس کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ اور امریکہ پر عائد ہوتی ہے برطانیہ اسلام کا بدترین دشمن ہے اندریں حالات مسلمان ان کے متعلق اپنے رجحانات اور نظریات جتنی جلد تبدیل کر لیں اتنا ہی بہتر ہو گا انہیں موجودہ تلخ حقائق کا احساس کرنے کے بعد جبراً جلد متحد ہو جانا چاہیئے -

مسٹر صدیقی نے فرمایا سرزمین فلسطین کا چپہ چپہ ہمارے لئے مقدس ہے اور دنیائے اسلام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ فلسطین کو یہودیوں سے واپس حاصل کرنے کے لئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں -

برطانیہ روسی ایجنٹوں کے خلاف پردۂ آہنی قائم کر رہا ہے

لندن ۲۱ مارچ " سنڈے ڈسپیچ " کے بیان کے مطابق جب میثاق اوقیانوس شائع ہوا ہے - برطانوی دفتر داخلہ نے روس اور اس کے زیر اثر ممالک کے کمیونسٹ ایجنٹوں کے خلاف ایک " پردۂ آہنی " قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے -

ان الزامات کے ساتھ ساتھ کہ روس کی خفیہ پولیس کے ایجنٹ برطانیہ میں داخل ہو گئے ہیں برطانوی دفتر داخلہ نے ہر قسم کی حفاظتی تدابیر اختیار کر لی ہیں تاکہ یہ ایجنٹ مہاجرین کے روپ میں ملک میں داخل نہ ہو سکیں - قونصلوں اور پاسپورٹ جاری کرنے والے افسروں کو خاص ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ برطانیہ جانے والے افراد کی درخواستوں پر کافی چھان بین کیا کریں - اخبار مذکور نے یہ بتاتے ہوئے کہ ۱۹۳۸ء کے مقابلے میں اس وقت برطانیہ میں چار لاکھ رجسٹرڈ غیر ملکی باشندے ہیں اور ان کے علاوہ اور بہت سے افراد یہاں رہائش اختیار کرنا چاہتے ہیں، لکھا ہے کہ سیاسی طور پر غیر پسندیدہ غیر ملکیوں کے داخلہ پر پابندی لگا دینے کے ساتھ ساتھ دوسری طرف روس کے پردۂ آہنی کے اس پار سے ، تارکین وطن کی ایک بڑی تعداد مغربی یورپ میں آ گئی ہے - (اسٹار)

یہودیوں میں پھوٹ

نیویارک ۲۱ مارچ - امریکی صیہونیوں کے ادارے میں پھوٹ پڑ گئی ہے یہ امریکی صیہونیوں کا سب سے بااثر ادارہ ہے - پھوٹ کی وجہ تنظیمی امور میں اختلاف بیان کئے جاتے ہیں -

پس پردہ طرفین ایک دوسرے پر شدید الزامات لگا رہے ہیں - اور خیال ہے کہ اس سال جب اس ادارہ کی سالانہ کنونشن منعقد ہو گی تو اختلافات پھر سر اٹھائیں گے -

موجودہ قیادت کے مخالفین کا کہنا ہے کہ اسرائیل کو مالی امداد بھیجی جا رہی ہے اسکے ساتھ سیاسی مقاصد وابستہ ہیں جو حکومت اسرائیل کے پروگرام کے صریحاً خلاف ہیں

تصحیح

اشتہار بعنوان " بندوقیں خریدنے کے لئے زریں موقع " کا ایڈریس پرچہ جات مورخہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ / ۳ / ۴۹ میں درست نہیں چھپا - دراصل پوسٹ بکس نمبر ۱۸۲ ہونا چاہیئے (مینیجر)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ - مارچ ۱۹۴۹ء بعد نماز ظہر مسجد رتن باغ میں جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی لڑکی طاہرہ اختر النساء کا نکاح میاں خدا بخش صاحب سکنہ بہیرہ کے لڑکے میاں عطاء اللہ کے ساتھ مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جناب مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا - (خادم احسان علی عفی عنہ)

اعلان نکاح

خواجہ محمد شریف صاحب ولد محمد سلطان صاحب مرحوم قوم کشمیری ساکن قادیان محلہ مسجد اقصیٰ کا نکاح زہرہ بیگم بنت ابراہیم صاحب مرحوم بولایت برادر خورد محمد اقبال صاحب ایک ہزار روپیہ مہر پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے مورخہ ۱۹/۳/۴۹ بعد نماز عشاء رتن باغ میں پڑھا - اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے احباب دعا فرمائیں ::

یوگوسلاویہ کے خلاف روس کی اعصابی جنگ

لنڈن ۱۱ مارچ۔ مشرقی یورپ سے جو اطلاعات برطانیہ پہنچ رہی ہیں ان کے مطابق روس اور اس کی ہم نوا مملکتوں میں مارشل ٹیٹو کو بدنام کرنے اور یوگوسلاویہ میں اس کے اقتدار کو ختم کرنے کی مہم جاری کر دی گئی ہے۔

ان اطلاعات کے مطابق کمنفارم نے ایک خارجی اعصابی جنگ اور داخلی مہم شروع کر دی ہے تاکہ ٹیٹو کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ افواہ گرم کر دی گئی ہے کہ ٹیٹو یوگوسلاویہ کو مغرب کے ہاتھ فروخت کر دینے کی تیاریاں کر رہا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ مغربی یورپ بھاگ جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ (اسٹار)

شادی شدہ افراد کی عمر زیادہ ہوتی ہے؟

نیویارک ۳۰ مارچ۔ کلیولینڈ کے دو ڈاکٹروں نے تحقیقات کرنے کے بعد دعویٰ کیا ہے کہ شادی شدہ افراد کی عمر زیادہ ہوتی ہے

ڈاکٹر کو پتہ چلا ہے کہ بیس سال یا اس سے زیادہ عمر کے شادی شدہ افراد اگر ایک سو مرتے ہیں تو غیر شادی شدہ ۱۲۷ مرتے ہیں۔ اور ایک سو عورتوں کے مقابلے میں ۱۱۷ غیر شادی شدہ عورتیں مرتی ہیں ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ شادی سے کھانے سونے اور سیر و تفریح کرنے کی زیادہ بہتر عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے عورت اور مرد خطرناک مہموں کھیلوں اور جراثیم پیدا کرنے والی چیزوں سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (اسٹار)

ترکی کے وزیر خارجہ امریکہ جا رہے ہیں

لنڈن ۱۱ مارچ۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر صادق عنقریب واشنگٹن جانے والے ہیں۔ گو ترکی کے مغربی طاقتوں کے ساتھ اشتراک کے ہر قدم کا خیر مقدم کیا جائیگا لیکن عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ بحر روم کا معاہدہ اس وقت تک نہیں ہونا چاہیے جب تک بیثاق اوقیانوس کو منظور نہ کر لیا جائے۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ اس بیثاق پر عمل درآمد بحر روم اور مغربی یورپ کے دفاع کے لئے ضروری ہے۔ مسٹر صادق کے ترکی کی قومی اسمبلی میں اس اعلان کو بہ نظر پسندیدگی دیکھا جا رہا ہے کہ ترکی بیثاق اوقیانوس کو امن اور سلامتی قائم رکھنے کا ایک آلہ کار سمجھتا ہے۔ (اسٹار)

بیروت کانفرنس میں عرب نمائندے

بیروت ۲۱ مارچ۔ بیروت کانفرنس میں عرب ریاستوں کے نمائندے آج (اتوار) اجلاس کر رہے ہیں۔ اس میں مہاجرین اور یروشلم کے مستقبل کے متعلق پالیسی کی تفصیلات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

برطانوی فوجیں عقبہ سے نہیں ہٹائی جائیں گی

لنڈن ۱۱ مارچ۔ یہودیوں کے حالیہ مطالبے کے بعد برطانوی افسروں نے اس امر کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ برطانوی افواج کا عقبہ سے ہٹ آنے یا اپنی فوجی طاقت میں کمی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اگر اسرائیل نے مجلس تحفظ کی گذشتہ قرارداد کا حوالہ دیا۔ جس میں فلسطین کے جنگی علاقہ میں فوجیں بھیجنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ تو پھر برطانیہ یہ دلیل دے گا کہ اینگلو شرق اردن کے معاہدوں کے تحت فوج کی نقل و حرکت پر اس قرارداد کا کوئی اثر نہیں پڑتا

عقبہ کے ایک مکتوب میں آج بتایا گیا ہے کہ برطانوی افواج کو جو عقبہ میں مقیم ہیں یہ حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ یہودی چوکیوں کے مقابلے میں رات بھر اپنی چوکیوں کو تاریکی میں رکھیں۔ اقوام متحدہ کے ثالث کے چیف آف اسٹاف یہودی چوکیوں کا معائنہ کرنے کے بعد عقبہ پہنچ گئے ہیں۔ (اسٹار)

ایرانی کابینہ میں ردوبدل

طہران ۲۱ مارچ۔ اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ایرانی کابینہ میں جو ردوبدل ابھی حال ہی میں ہوا ہے اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اپنے تقرر سے پہلے ڈاکٹر اقبال وزیر داخلہ کی حیثیت سے کام کر رہے تھے اور یہ ضروری تھا کہ ان کو وزیر صحت کے فرائض سے سبکدوش کر دیا جائے۔

ڈاکٹر عباس ادھم (علم الملک) جو ان کے جانشین ہیں ایک پرانے معالج ہیں جو موجودہ کابینہ میں بھی وزیر صحت تھے اور بعد میں خرابی صحت کی بنا پر مستعفی ہو گئے تھے۔ دوسرے نئے وزیر فہیم الملک ہیں۔ جو اس سے پہلے کئی کابینہ میں رہ چکے ہیں اور آذربائیجان کے گورنر جنرل تھے۔ اب ایرانی عوام یہ جاننے کے بہت خواہشمند ہیں کہ اس اہم عہدے پر ان کا جانشین کون ہوگا۔ (اسٹار)

غازی کے مدیر اعلیٰ کا مقدمہ

آج لاہور ہائی کورٹ میں فل بنچ کے روبرو روزنامہ غازی کے مدیر اعلیٰ سید حبیب کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ پیش ہوا۔ مسٹر جسٹس محمد منیر مسٹر جسٹس کارنیلیس اور مسٹر جسٹس محمد رشید الزمان برسر اجلاس تھے۔

سرکار کی وکالت مغربی پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر سبیر احمد نے کی۔ عدالت نے مدیر غازی مولانا سید حبیب کے یہ یقین دلانے پر کہ آئندہ وہ ایسے مضمون سے باز رہیں گے آپ کو بری کر دیا۔ آپ کو اب صرف ایڈووکیٹ جنرل کا خرچہ ادا کرنا ہوگا۔ (سٹاف رپورٹر)

ایشیائی فیڈریشن آف لیبر کا اجلاس اندور میں

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ ایشیائی فیڈریشن آف لیبر کا ۱۶ مئی کو اندور میں اجلاس ہوگا۔ توقع ہے کہ امریکہ کی دو لیبر آرگنائزیشنوں۔ امریکن فیڈریشن آف لیبر اور کانگرس آف انڈسٹریل آرگنائزیشن کے نمائندے بھی شریک ہوں گے

معلوم ہوا ہے کہ یہ کانفرنس کمیونزم کے خلاف ایشیائی ممالک میں مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ (اسٹار)

یروشلم ۲۱ مارچ۔ ایک نئی جماعت جو زخمی لڑنے والوں کی لیگ کہلاتی ہے۔ زخمی عرب مجاہدین کی امداد کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ (اسٹار)

(باقی صفحہ ۲)

مسٹر جسٹس شریف۔ جب مرکز کے نام چٹھی جا چکی تھی تو پھر نامکمل فائل بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ فائل نہ بھیجی جاتی تو کیا حرج ہوتا؟

سلیم۔ دراصل یہ ساری پریشانی وزیر اعظم کے مستعفی ہو جانے کے پیش نظر تھی۔

چار بج گئے لیکن سلیم صاحب ابھی بحث کر رہے تھے۔ ان کی بحث کل پھر جاری رہے گی اور اگر ان کے بعد شیخ منظور قادر کی بحث بھی ختم ہو گئی تو بعض خاص باتوں کے متعلق جو ٹیلیفون کالز سے تعلق رکھتی ہیں۔ دونوں وکیل ٹریبونل کے روبرو پیش کریں گے (نامہ نگار خصوصی)

ہند کے ہائی کمشنر لاہور کا دورہ کریں گے

معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی ڈاکٹر سیتا رام ہائی کمشنر ہند مقیم پاکستان کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ۲۳ مارچ کو ساڑھے دس بجے دن بروز بدھ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ لاہور مغربی پنجاب کے دارالحکومت میں تین روز قیام کریں گے تاکہ آپ صوبہ کے حالات سے واقفیت حاصل کر سکیں اور ڈپٹی ہائی کمشنر ہندوستان کے مختلف شعبوں کا کام دیکھ سکیں۔

ڈپٹی ہائی کمشنر ہند مقیم لاہور آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ ۲۴ مارچ کو پونے چھ بجے دیں گے مغربی پنجاب کے گورنر نے بھی ۲۵ مارچ کو دوپہر کے کھانے پر آپ کو مدعو کیا ہے۔

بیروت میں عرب کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

دمشق ۲۱ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت لبنان نے بیروت میں ایک کانفرنس کی تجویز کی ہے تاکہ مصالحتی کمیشن کی کانفرنس کے ایجنڈا پر غور کیا جا سکے۔ اور عرب ممالک کی کوششوں میں رابطہ قائم ہو سکے حکومت شام نے یہ تجویز منظور کر لی ہے مصالحتی کمیشن کی کانفرنس میں شامی وفد کی سرکردگی وزیر اعظم خالد العظم بے کریں گے۔ (استاد)

ماہرین جرائم کو دعوت

دمشق ۲۱ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام مصری ماہرین جرائم کو شام آنے کی دعوت دے گی۔ تاکہ وہ جرائم کے متعلق مشورہ دیں۔ (اسٹار)